اولی الامر کے خصائص اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

A research study in the light of Islamic teachings on the Qualities of authorities

Dr Umme Salma
Lecturer Institute of Education and Research
Punjab University Lahore
Email: ummesalma.ier@pu.edu.pk

Abstract

There are some kinds expected characteristics that an individual must possess to be able to Be come a successful Leader such as confidence, honest, polished, communication skills, empathy, optimism, enthusim, intuition, acting as a role model and so on. This article aims to discuss the principles and characteristics of responsible persons according to the Quran and teachings of The Holy Prophet ﷺ. Islam is a complete system of life, with basic guidance for all fields of life. Politics and governance of society. The teaching of The Holy Prophet Muhammadﷺ have complete instruction for each step of the formation of government, from selection to methodology to its expansion, and from constitutional and principles to practical details, It is necessary that national leadership must be Muslim, intellectually free from mental or physical disabilities and capable for performing governmental affairs in a manner able way, Among the distinguishing features of the national leader ship ,the leader must be honest person ,in this Article describe standards according to the Quran and sunnah for Leaders of Nation ,and provide a guideline for leadership which are mention in Islamic Sharia.

Keywords: Qualities of Leadership, governmental affairs, characteristics of responsible people

اسلام کی تعلیمات ابدی اور لافانی ہیں،اسلام زمان ومکان کی حدود وقیود سے بالاتر ہونے کی وجہ سے ہر دور کے لئے رہبری وراہنمائی کی تعلیمات عطا کرتا ہے،ہر شعبہ جات کے لئے قرآن وسیرت النبی ﷺ میں بنیادی رہنما اصول موجود ہیں،ان اصولوں کا ہر معاشرہ میں اطلاق کیا جا سکتا ہے،ریاست،سیاست اور اولیٰ الامر یعنی ذمہ داران وحکمرانوں کے لئے بھی یہاں ایسے نکات موجود ہیں جو ہر دور کے معاشرہ کی ناگزیر ضرورت ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لئے قرآن وسنت میں تفصیل کے ساتھ حکام،ذمہ داران واولی الامر کے لئے مطلوبہ صفات واوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ اس تحقیقی مقالہ میں قرآن وسنت کی روشنی میں اولی الامر،اجتماعی امور کے کی انجام دہی کے لئے مقرر کردہ ذمہ داران کے اوصاف قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔

سابقہ معلومات کا جائزہ :

ریاست، سیاست، ذمہ داران، اولی الامر، حکومت و قیادت و شورائیت، پارلیمنٹ اور عدلیہ کے موضوعات پر بہت سا تحقیقی کام ہو چکا ہے ان موضوعات پر تحقیقی کتب اور ریسرچ جرنلز میں محققین اس موضوع پر کثیر تحقیقی مقالہ جات تحریر کر چکے ہیں ان کی فہرست طویل ہے طوالت کے پیش نظر چند ایک کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔

اولی الامر کی صداقت و امانت امام ابن تیمیہ کی نظر میں ،ہدایت علی رانا، عمر حیات، پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ، شمارہ ۲، جلد ۲۰۲۱، ۲۲۔

اسلام کا نظام حکومت وطریق انتخاب اولی الامر ،حافظ محمد لطیف، فکر و نظر، جلد ۱۷، شمارہ ۶، ۵، سن اشاعت ۱۹۷۹۔ یہ ایک اہم موضوع ہے اس پر جب بھی ریسرچ کی جائے گی تو تحقیق کی نئی جہتیں سامنے آئیں گی۔

موضوع کا تعارف:

مقالہ ہذا (اولی الامر کے خصائص اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی مقالہ) میں اولی الامر کے اوصاف کو قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے جنہیں عوام الناس کی خدمت سر انجام دینے کے لئے مختلف اجتماعی ذمہ داریوں پر مقرر کیا گیا ہو، اور تجاویز وسفارشات میں عصر حاضر کے لئے بھی تجاویز دی گئی ہیں، اور مقالہ کا خلاصہ تحریر کیا گیا ہے۔

معاشرے میں اجتماعی امور کو سر انجام دینے کے لیے مختلف شعبے قائم کیے جاتے ہیں تا کہ تمام کام نظم وضبط کے ساتھ سر انجام دیئے جا سکیں، ہمارا موضوع تمام شعبہ جات کا احاطہ کرتا ہے، وہ تمام ذمہ داریاں آجاتی ہیں جن پر حکومت وقت کی جانب سے افراد کو تعین کیا جانا چاہیے وہ مقننہ، انتظامیہ ہو یا عدلیہ اور ان تمام شعبہ جات میں جن افراد کو ذمہ داریاں سپرد کی جائیں گی ان کا شمار اولی الامر میں ہو گا، اولی الامر یعنی صاحب امر، حاکم اور عوام الناس کے رہنما، لیڈر اور امراء جو قوم کے اجتماعی معاملات کے ذمہ دار ہوں گے۔

قرآن کی تعلیمات:

ان الحکم الا للہ امرا الا تعبدوا الا ایاہ[1] حکم کرنے کا حق صرف اللہ کو ہے اور اسی کا حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کی جائے

الا لہ الخلق والامر[2] دیکھو مخلوق کو اسی نے پیدا کیا ہے اور حکم بھی اس کا ہے۔

ملکیت صرف اللہ کی ہے قرآن پاک میں فرمایا گیا کہ:

قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشا وتنزع الملک ممن تشا[3]

کہو خدایا ملک کے مالک تو جسے چاہے ملک دے اور جس سے چاہے چھین لے۔

اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

ان الله یا مرکم ان تودو الامنت الی اهلها واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان الله نعما یعظکم به ان الله کان سمیعا[4]

کائنات کے تمام ذرائع اور تمام وسائل کا مالک وخالق اللہ کی ذات ہے

قل الهم مالک الملک توتی الملک من تشأ وتنزع الملک ممن تشأ [5]

کہو اے اللہ مالک الملک تو جسے چاہے ملک دے اور جس سے چاہے چھین لے۔

ذلکم الله ربکم له الملک [6] وہی تمہارا رب ہے اور مالک ہے۔

مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی امانتیں (اقتدار واختیار) اہل لوگوں کے سپرد کریں تاکہ وہ انہیں ضائع نہ کریں اور لوگ تنگی کا شکار نہ ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ان الله یا مرکم ان تودوا الامنت الی اهلها واذاحکمتم بین الناس ان تحکموابالعدل[7]

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ[8]

مندرجہ بالا آیت میں اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اولوالامر (قائدین) یعنی صاحب امر، حاکم اور عوام الناس کے قائدین جو قوم کے اجتماعی معاملات کے ذمہ دار ہوں۔ دنیا حکومت وریاست کا سسٹم چلانے کے لئے کس کو ذمہ داری سونپی جائے گی قرآن میں اس کے متعلق بھی راہنمائی دے دی گئی، مسلمانوں: اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل لوگوں کے حوالے کی جائیں آیت کی تشریح کے ضمن میں علامہ عربی لکھتے ہیں: **هذا الاية فی ادا الامانة والحكمه بين الناس عامة فی الولاة والخلق لان كل مسلم عالم ،بل كل مسلم حاكم ووالى والخلق لان كل مسلم عالم ،بل كل مسلم حاكم ووالى**[9] یہی آیت کریمہ ادائے امانت اور لوگوں کے مابین فیصلہ کرنے میں ولاۃ اور مخلوق میں عام ہے کیونکہ ہر مسلمان عالم ہے بلکہ ہر مسلمان حاکم اور والی ہے۔

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معهم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط[10]

ہم نے اپنے رسول روشن دلائل کے ساتھ بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان اتاری تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔

الذین ان مکنهم فی الارض اقاموا الصلوٰة واتوالزکوة وامروا بالمعروف ونهوعن المنکر[11]

ہم جنہیں ہم اگر زمین میں اقتدار عطا کریں تو یہ نماز قائم کریں گے، زکوۃ دیں گے، نیک کا حکم دیں گے اور بدی سے روکیں گے۔

جن افراد کو قیادت سونپی جائے گی ان کی ذمہ داریوں کو بھی قرآن میں واضح بیان کردیں ارشاد باری تعالیٰ ہے

الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامرو ابالمعروف ونھوا عن المنکرولله عاقبة الامور[12]

جنہیں ہم زمین میں اقتدار عطا کریں تو یہ نماز قائم کریں گے، زکوۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور بدی سے روکیں گے

إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَہْلِہَا [13] اہل لوگوں کو منتخب کیا جائے۔ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:
وَقَالَ الْمَلِکُ ائْتُونِیْ بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ فَلَمَّا کَلَّمَهُ قَالَ إِنَّکَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مِکِيْنٌ أَمِيْنٌ () قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلَی خَزَآئِنِ الأَرْضِ إِنِّیْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ[14]

اور کہا بادشاہ نے لے آو اس کو میرے پاس، میں خاص کو رکھوں، اس کو اپنے کام میں، جب یوسف نے اس سے گفتگو کی تو اس نے کہا، اب آپ ہمارے ہاں قدر و منزلت رکھتے ہیں اور آپ کی امانت پر بھروسہ ہے، یوسف نے کہا کے خزانے میرے سپرد کیجیئے، میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں۔"

مملکت اسلامیہ میں نظام کی دوسری اہم بنیاد اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے مکہ مکرمہ میں رسول ﷺ مسلمانوں کے امیر تھے آپ ﷺ کی ہی اطاعت کی جاتی تھی، عدل کے قیام کے لئے قانون سازی کا حق بھی آپ ﷺ کو حاصل تھا۔ اس طرح انتظامیہ، مقننہ اور عدلیہ کے تمام قسم کے فیصلوں کا حق حاصل تھا۔

وما اتاکم الرسول فخذو وما نھا کم عنه فانھوا[15]

سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو، اللہ تعالی اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کو بھی لازمی قرار دیا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے **من یطع الرسول فقد اطاع الله** [16]

جو شخص رسول ﷺ کی فرماں برداری کرے گا تو بے شک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی، اللہ تعالی کی محبت کو پانے کے لئے اتباع ﷺ کا حکم دیا گیا، خدا کی محبت کا اہل اور اس کے پیار کا مستحق بننے کے لئے ہر مذہب نے ایک تدبیر بتائی ہے اور یہ ہے کہ اس مذہب کے شارع اور طریقہ کے بانی نے نصیحتیں کی ہیں ان پر عمل کیا جائے لیکن اسلام نے اس سے بہتر تدبیر اختیار کی اور اتباع رسول ﷺ کو خدا کی محبت کے اہل اور اس کے پیار کے مستحق بننے کا ذریعہ بنایا ہے۔[17]

تعلیمات نبوی ﷺ:

آپ ﷺ نے قیادت کا ایک شفاف، انصاف پسند اور عدل وانصاف پر مبنی تصور دیا۔

ما من عبد یسترعیه رعیه یموت و ھو غاش لرعیه الا حرمه الله علیھا الجنته [18]

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کا چرواہا(راعی و ذمہ دار) بنایا اور وہ اس حال میں مرا کہ اس نے لوگوں کی بدخواہی کی تو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا،ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا ہے:مامن امیر بلی امر المسلمین ثم لا یتحد لھم و ینفع الا لم یدخل معھما الجنة[19] جو شخص مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار بنایا جائے پھر نہ ان کی خیر خواہی کرے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں نہیں جائے گا۔اس طرح جس شخص کو شعبہ عدل کی ذمہ داری دی جائے تو اس کے بارے میں فرمایا گیا:

فاحکم بینھم بما انزل اللهولا تبتع اھواء ھم عما جآک من الحق[20]

پس تم ان لوگوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے کرو اور اسی حق کو چھوڑ کر جو تمہارے پاس آیا ہے،لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔انتظام حکومت کی ذمہ داریاں تنہا سلطان (بادشاہ) نہیں اٹھا سکتا۔ اس لیے ناگزیر ہے کہ وہ ابنائے جنس کا سہارا لے 21۔حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:الا سلام والسلطان اخوان تو امان لا یصلح واحد منھما الا لصاحب فا لا سلام اس والسلطان حارس وما راسل له لد یھم و ما لا حارس له ضا ئع۔ [22]

نبی ﷺ نے فرمایا:

اذا اراد الله بالامیر خیراً ھل له و زیر صدق ان نسی ذکره و ان ذکر اعانة و اذا ارادبه غیرذلک ھل له و زیرسوء ان نسی لم یذکره و ان ذکرلم یضه[23]

جب اللہ تعالیٰ کسی امیر (بادشاہ) کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اسے ایک قابل وزیر دے دیتا ہے جب امیر کوئی بات بھول جاتا ہے اور جب امیر کسی بات کا ذکر کرتا ہے تو وزیر اس میں معاون ہوتا ہے۔اسی طرح جب کسی امیر کے متعلق خدا کا ارادہ خیر اک نہیں ہوتا تو اس کے لیے بڑا مددگار مہیا کر دیتا ہے جو نہ بھولی ہوئی چیز یاد دلاتا ہے اور نہ ذکر کردہ کاموں میں مدد کرتا ہے[24]

"امام ابن تیمیه نے السیاسة والشریعه فی الراعی والرعیة میں موزوں حکام کے تقرر پر بہت زور دیا ہے۔ان کے نزدیک فوج کے افراد،لشکر اسلام چھوٹے بڑے مسلمانوں کا مال وصول کرنے والے وزراء،منشی کاتب، خراج وصدقات،زمین کا محصول،زکوٰۃ وصول کرنے والے دیگر اداروں کے ذمہ داران اس میں شامل ہیں۔"[25]

رسول اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کو آتے ہی بتا دیا کہ اب یہاں پر دنیا پرستی،قبیلہ پرستی کے جاہلی نظام کی جگہ توحید،فکر آخرت اور تقویٰ پر مبنی اسلامی نظام آئے گا۔[26] مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست کا ایک بڑا مسئلہ مہاجرین کی کفالت کا تھا۔رسول اکرم ﷺ نے اسلامی قومیت اور دین اخوات کے استحکام اور مہاجرین کی معاشی کفالت اور آبادکاری کے لیے اہم ترین انقلابی قدم اٹھایا،جس کو احادیث کی کتابوں میں مواخات بین المہاجرین و الانصار کہا گیا ہے،حضور اکرم

ﷺ کو اس حکومت کا سربراہ تسلیم کیا گیا۔ اس طرح مدینہ منورہ میں امور داخلہ کا نظام موثر طور پر نافذ ہوا، ریاستی امور کی انجام دہی کے لیے مشاورت وسفارت سے مدد حاصل کی گئی۔ بیرونی دنیا سے روابط کے لیے ضابطہ عمل تشکیل پایا۔ حکام و عمال سلطنت کے لیے ضوابط مقرر رہوئے۔ احتساب کے نظام کا اجراء ہوا۔ پولیس کے نظام کی ابتدائی صورت وضع ہوئی اور دوسری ریاستوں اور حکومتوں سے تعلقات کی نوعیت متعین کرنے کے لیے خارجہ پالیسی معرض وجود میں آئی۔[27] نبی ﷺ نے تعلیم کی اشاعت کے لئے ایسے افراد کا تقرر فرماتے جن میں معلمانہ اہلیت واوصاف، تعلیم قابلیت اعلیٰ درجہ کی موجود ہوتی ان میں سب سے پہلا نام حضرت مصعب بن عمیرؓ اہل مدینہ کو تعلیم دینے کے لئے آپ کی معلمانہ بصیرت کو دیکھ کر ان کے ساتھ روانہ کیا کہ ان لوگوں کو تعلیم دیں۔[28] عبد اللہ بن ام مکتوم: آپ کو نبی ﷺ نے قبیلہ خزرج کی شاخ بنی زریق کا معلم ومقرر فرمایا "**فکان يقرآن الناس القرآن** "[29] مصعب اور عبد اللہ بن ام مکتوم لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے کیونکہ اقامت صلوٰۃ صرف نفسیاتی اور روحانی اصول ہی نہیں ہے بلکہ ایک سیاسی وسماجی تنظیم سازی بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں اتحاد پیدا کرنے کے لیے جماعت کے ساتھ نماز کا اہتمام کیا۔ چونکہ سیاسی وسماجی اتحاد کے ساتھ ہی معاشی نظام بھی جڑا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی قانونی، دفاعی، تعلیمی اور انتظامی معاملات وابستہ ہوتے ہیں[30]۔ آپ ﷺ نے موقع کی مناسبت سے اہل افراد کو اس ذمہ داری پر تعین کیا مثلا سعد بن ضرارہ ؓ انصار کی امامت کرواتے رہے، سعد بن عبادہؓ سعد بن معاذؓ، زید بن حارثہؓ، عبد اللہ بن ام مکتومؓ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ۔[31] آپؐ اس ذمہ داری پر اس لئے فائز کئے گئے آپ میں امانت دیانت، علم، زہد وتقویٰ، قوت رائے سیاسی تدبر اور بصیرت صحابہ کرام میں سے سب سے زیادہ پائی جاتی تھی۔[32]

اوصاف سے مراد وہ خصائص جن سے ایک فرد کو متصف ہونا چاہیئے وہ دو طرح کے ہیں ذاتی اوصاف اور ذمہ داری کے مطابق اوصاف ایک فرد کو جب ذمہ داری سونپی جائے گی تو اس کے ذاتی اوصاف بھی عوام الناس کے سامنے ہوں گے کیونکہ اولی الامر جب اجتماعی امور پر فائز ہو جائے گا تو پھر سب امور کو سرانجام دیتے ہوئے دونوں طرح کے اوصاف اس کے معاون ومددگار ہوں گے۔

قوم کے ذمہ داران افراد کے اندر ان اوصاف کی موجودگی ضروری ہے جن کی قرآن وسنت میں تاکید کی گئی ہے۔ قرآن وسنت کا فہم، تقوی، امانت دیانت، علم، زہد وتقویٰ، قوت رائے، قوت فیصلہ، سیاسی تدبر و بصیرت وغیرہ۔ اجتماعی معاملات کو احسن انداز میں چلانے کے لئے مزید اوصاف کی نشاندہی کی گئی ہے۔

قرآن وسنت کا فہم:

قرآن وسنت کا مکمل فہم ہو گا تو تفویض کردہ امور کو ان کی روشنی میں بخوبی واحسن سرانجام دے سکیں گے۔

تقویٰ:

سب سے بڑی اور اہم صفت تقویٰ ہے، جس کے اندر تقویٰ کی صفت ہو گی وہ اپنے معاملات کو بہتر طریقے سے چلا سکے گا۔

عدل وانصاف قائم کرے:

عدل وانصاف قیام لازمی کیا جائے۔

اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل [33]

اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو

تمام معاملات میں عدل وانصاف کو پیش نظر رکھا جائے۔ عدل کرتے وقت کسی سے خوف نہ کھائیں اور نہ کسی کی رعایت کریں، صرف عدل کو ملحوظ خاطر رکھیں، سنت نبوی ﷺ سے بھی یہی درس ملتا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: **یا معاویہ ان ولیت امرا اللہ واعدل** [34]

اے معاویہ اگر تم کو حاکم مقرر کیا جائے تو خوف خدا اور عدل وانصاف کو اپنا شعار بنانا" مجھ کو سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز مجھ سے قریب تر حاکم عادل ہو گا اور مجھ کو سب سے زیادہ مبغوض اور سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے دن حاکم ظالم ہو گا[35]

ذمہ داری کی خواہش نہ کی جائے:

لا تستعمل علی علمت من ارادہ[36]

جو لوگ خود خواہش کرتے ہیں (ذمہ داری) ہم ان کو عامل مقرر نہیں کرتے آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ہمارے نزدیک تم میں سے خائن وہ شخص ہے جو اس (عہدہ وامارۃ) کو طلب کرتا ہے، خدا کی قسم ہم کسی ایسے شخص کو اپنی حکومت کے کسی منصب پر مقرر نہین کرتے جس نے اس کی درخواست کی یا اس کا حریص ہو۔[37]

خود عہدہ طلب نہ کرے:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ہمارے نزدیک تم میں سے خائن وہ شخص ہے جو اس (عہدہ وامارۃ) کو طلب کرتا ہے، خدا کی قسم ہم کسی ایسے شخص کو اپنی حکومت کے کسی منصب پر مقرر نہیں کرتے جس نے اس کی درخواست کی یا اس کا حریص ہو۔[38]

خود احتسابی اور اپنے ماتحت افراد کا محاسبہ:

آپ ﷺ عوام کی روزمرہ زندگی پر کڑی نگرانی رکھتے، ان کے اخلاق وعادات اور بیع وشراء میں اصلاح کے ساتھ ساتھ اعمال کا محاسبہ کرنے پر بھی توجہ دیتے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی جو صدقہ مال وصول کرکے لائے تھے، جائزہ لیا،

انہوں نے کہا یہ مال مسلمانوں کا ہے اور یہ مجھ کو ہدیتاً ملا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گھر بیٹھے بیٹھے تمہیں یہ ہدیہ کیوں نہ ملا، اس کے بعد ایک عام خطبہ میں اس کی سخت ممانعت فرمائی ہے۔[39]

آپ ﷺ نے فرمایا "**هدايا العمال غلول**[40]"عمال کے ہدیے غلول (خیانت وناجائز استحصال کی قبیل سے)ہیں عہد رسالت میں کیے گئے سادہ اور جامع انتظامی اقدامات میں ایسی لچک موجود تھی جس کی وجہ سے ہر دور کے حالات وضروریات پر پورا اترنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ یہ اقدامات اپنی ساخت کے لحاظ سے سادہ تھے اور محدود لیکن ایک عظیم الشان اور بے مثال انتظامی ڈھانچے کی اساس ثابت ہوئے۔[41]

قیامت کے دن کے لئے یہ امانت ندامت اور رسوائی کا سبب ہو گی مگر اس شخص کے لئے جو اس کے حق کے ساتھ اس کو اٹھائے اور اس سلسلہ میں اس پر جو ذمہ داریاں عائد ہوں ان کو ادا کرے۔[42]

مشاورت کرنے والا ہو:

صاحب اقتدار واختیار کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے معاملات میں مشورہ کریں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :**وشاورهم في الامر**[43]اور اپنے کاموں میں مشورہ کر لیا کریں"

آپ ﷺ نے مشورہ کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ:

اذا كان امراوكم خياركم واغنياء كم سمحا كم وامورکم شوریٰ بینکم فظهرالارض خيركم لكم من بطنها[44]

"جب تمھارے حکمران اچھے لوگ ہوں تمھارے مالدار سخی ہوں تمہارے معاملات باہمی مشورے سے طے ہوں تو زمین کا ظاہر اس کے باطن سے تمھارے لئے بہتر ہے"

مشورہ میں برکت ہے اور کام کو احسن انداز میں انجام دینے کے لئے مشورہ ضروری ہے قائد اپنے آپ کو عقل کل نہ سمجھے۔

اسلام میں نظام سیاست وحکومت میں شوریٰ کو بہت اہمیت حاصل ہے

امرهم شوریٰ بينهم[45]

عوام الناس کے مال کی حفاظت:

معاشی معاملات کے لئے رسول ﷺ نے عمال کی تقرریاں کیں،جو مختلف علاقوں سے صدقات وزکوۃ اکٹھی کرتے اور بیت المال میں جمع کرواتے تھے ان ایک نمایاں نام حضرت معاذ بن جبلؓ کا بھی ہے۔اور مالی معاملات کا باقاعدہ حساب کتاب طلب کیا جاتا۔

مقرر کردہ تنخواہ میں گزارہ:

آپ ﷺ نے عتاب بن اسید کی تنخواہ ایک درہم یومیہ مقرر کی **من اسعملنا فمن عمل فرزقنا رزقا فما اخذا بعد ذلک فھو غلول**[46]

جس شخص کو ہم کسی کام کے لئے عامل مقرر کریں اور اس کو خرچ کے لئے معاوضہ دیں تو اس کے علاوہ جو کچھ لے گا وہ خیانت ہے، جو شخص ہمارا عامل ہو اس کو بی بی کا خرچ لینا ہے اور اگر نوکر نہ ہو تو نوکر اگر گھر نہ ہو تو مکان کا، اگر اس سے زیادہ لے گا تو خائن ہے یا چور ہے۔[47]

سب سے خوش خلقی اور نرمی کا برتاو:

سیر او لا تقسیرو بشرا و لا تنفرو تطا وعا ولا تختلفا [48]

آسانی پیدا کرنا دشواری نہ پیدا کرنا، لوگوں کو بشارت دینا اور ان کو وحشت زدہ نہ کرنا، باہم اختلاف نہ کرنا عوام کے ساتھ خیر خواہی، لوگوں کے ساتھ یعنی رعایا کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ ہو۔

ما من عبدا یسترعبد اللہ رعیۃ فلم یحطھا بنصحہ الا لم یجد رائحۃ الجنۃ[49]

جس بندے کو خدا نے کسی رعایا کا حکمران (ذمہ دار) بنایا اور اس نے اس کے ساتھ پوری خیر خواہی نہ برتی تو وہ جنت کی خوشبو کو بھی نہ پاسکے گا۔

ظلم سے اجتناب:

آنحضرت ﷺ نے ان کو (معاذ بن جبل: ؓ) یمن کے ایک قصبہ یعنی جند کا قاضی بنا کر روانہ کیا کہ لوگوں کو قرآن اور شرائع اسلام کی تعلیم دیں اور جو عمال یمن میں تھے، ان کے صدقات کے جمع کرنے کی خدمت بھی ان کے متعلق تھی۔[50]

تم اہل کتاب کے پاس جاتے ہو، پہلے ان کو کلمہ توحید کی دعوت دو اور وہ اس کو قبول کرلیں تو ان کو بتاو کہ خدا نے دن اور رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس کو مان لیں تو ان کو بتاو کہ خدا نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے امراسے لے کر ان کے غربا میں تقسیم کر دیا جائے گا، اگر وہ اس کو بھی تسلیم کرلیں تو ان کا بہترین مال لینے سے احترا کرنا اور مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ اس میں اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں[51]

احسان کا رویہ اختیار کرے:

مساوات کا واضح حکم دیا گیا یہ اسلامی معاشرے کی امتیازی خصوصیت ہے

ان اللہ یا مر بالعدل والاحسان [52]

مساوات کا معاملہ روا رکھے:

یا ایها الناس انا خلقنا کم من ذکر وانثی وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعا رفوا ان اکرمکم عندالله اتقاکم[53]

لوگو ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو گروہ اور قبائل بنا دیا تا کہ تم آپس میں پہچانے جاؤ۔

اسلامی ریاست وحکومت میں سب کے ساتھ مساوی سلوک کیا جائے گا۔

عہد کا پابند ہو:

عوام الناس سے جو وعدے کئے جائیں انہیں پورا کیا جائے

یا ایها الذین امنوا اوفوا بالعقود[54]عہد کی پابندی کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے

خیانت کا مرتکب نہ ہو:

خائن حکمران ملک وقوم کے لئے تباہی کا باعث اور پہلی امتوں پر خیانت کی بنا پر گرفت کی گئی

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے: **یا ایها الذین امنوا لا تخو نوا الله والرسول وتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون**[55]

اے مومنو تم خیانت نہ کرو اللہ کی اور رسول کی اور تم اپنی امانتوں کی خیانت نہ کرو اور تم تو جانتے ہو

اس آیت میں امانت سے مراد رعایا کے حقوق کی بھاری ذمہ داریاں یعنی سرکاری عہدے میں ایک صحیح اسلامی ماحول کے اندر یہ عہدے اور مناصب چاہنے اور طلب کرنے کی چیز نہیں، حضرت ابو ذر نے نبی ﷺ سے عہدہ طلب کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

یا ابا ذر انک ضعیف و انها امانة و انها یوم القیامة خزی وندامة الا من اخذا بحقها وادی الذی علیه فیها[56]

اے ابوذر، تو کمزور آدمی ہے اور یہ ایک بھاری امانت ہے اور یہ امارت امانت ہے اور یہ قیامت کے دن کی رسوائی اور شرمندگی ہے سوائے اس کے جس نے اس کے حقوق پورے کئے اور اس کی ذمہ داری تھی اور اس کو ادا کیا

سادگی اختیار کرے:

قوم کے ذمہ داران کو سادگی کی تلقین کی گئی آپ ﷺ نے خود بھی سادگی اختیار کی اور اس کی تلقین بھی فرمائی۔

"حضرت علیؓ نے عمال کو نصیحت کی کہ: "اگر آپ اپنے پیش رو کی جگہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو قمیض میں پیوند لگا لیجئے، تہبند اونچی پہنیے، جوتے اپنے ہاتھ سے گانٹھ لیجئے، جرابوں میں پیوند لگایئے ارمان کم کیجئے اور بھوک سے کم کھائے۔"[57]

ضابطہ اخلاق اور دستور العمل:

ذمہ داریوں پر فائز افراد ہمارے قومی معاشرے کے افراد ہوتے ہیں لہذا ان کے اندر بھی تمام عمومی صفات وہی ہوں گی جو باقی عوام الناس میں ہوں لیکن اجتماعی امور پر مامور افراد اور کارپرداز ان حکومت کی حیثیت چونکہ ذرا مختلف ہو جاتی ہے اس لئے ان کے لئے اخلاقی قدریں بھی قدرے سخت ہو جاتی ہیں، اس لئے ان کا کام صرف اپنے اخلاق کا درست کرنا ہی نہیں دوسروں کے اخلاق کو بھی درست کرنے کی ذمہ داری ہوتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

كذالک جعلنا كم امة وسطا لتكنوا شهداء على الناس وتكون الرسول عليكم شهيدا[58]

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک امت وسطہ بنایا ہے تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہوں۔

ایک اسلامی معاشرے میں ذمہ داران افراد کو امر بالمعروف کا حکم دینا چاہئے اور منکرات کو روکنا ان کی اولین ذمہ داری ہے۔

حقوق انسانی کا تحفظ کریں:

ذمہ دار افراد کے فرائض میں انسانی حقوق کا تحفظ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے، حقیقت یہ ہے کہ معاشی نقطہ نظر سے عدل اجتماعی کے ساتھ یہی وہ بنیادی بات ہے کہ جس کے لئے اسلامی مملکت وجود میں آتی ہے، اسلام نہ صرف حقوق انسانی کا علمبر دار ہے بلکہ نباتات کو بے مقصد کاٹنے اور حیوانات کو بے سبب تکلیف پہنچانے کے حق میں بھی نہیں۔

"خطبہ حجتہ الوداع کی تاریخی موقع پر رسالت مآب ﷺ نے حقوق انسانی کا عظیم الشان چارٹر پیش کیا، جو کہ اسلام کے سیاسی، سماجی، معاشرتی اور تمدنی احکامات کا جامع مرقع ہے جس کی مذہبی اور اخلاقی حیثیت ابدی اور لازوال ہے بال شبہ حقوق انسانی کا عالم چارٹر ہے، حقوق انسانی کے لئے ایک عالمی منشور اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے دائمی ورلڈ آڈر کی حیثیت رکھتا ہے"۔[59]

جان، مال، عزت و آبرو کی حفاظت اور معاشی تحفظ کرنے والے ہوں:

اولا امر کی ذمہ داری ہے کہ عوام الناس کے جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت اور معاشی تحفظ کرنے والے ہوں۔

نبیؐ نے خطبہ حجتہ الودع کے موقعہ پر فرمایا: بلاشبہ تمہاری جان و مال اور آبرو ایک دوسرے کے لئے اسی طرح محترم ہیں جس طرح آج کا یہ دن، حتی کہ تم اللہ سے جاملو۔[60]

عوام الناس سے بہترین رابطہ:

حاکم وقت کو چاہیے کہ وہ دروازے پر دربان نہ بٹھائے حدیث نبوی ﷺ ہے:

مامن امام یعلق با به دون ذوی الحاجة والخلة وا لمسکنة الاغلق الله ابواب السماء دون خلة و حاجته و مسکنته۔ [61]

جو امیر یا مالی ضرورت مندوں، حاجت مندوں اور اہل فقیر کے لئے اپنے دروازے بند رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت، حاجت اور احیاج کے دن اس کے آسمان کے دروازے بند کر دے گا۔

رشوت نہ لے:

اہل منصب رشوت سے بچیں۔ رشوت کی حرمت کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: **لعن رسول االله الراشی والمرتشی**[62]۔ رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں پر اللہ کی لعنت برستی ہے"

رشوت ام الخبائث ہے اور معاشرے میں تمام مسائل کی جڑ بھی یہی ہے۔

لا تقبلوا الهداية فا نها رشوة [63]

کوئی بھی ہدیہ نہ قبول کرے کیوں کہ وہ رشوت ہے۔

ریاست کے عاملین وعہد اران کو تحفوں کی صورت میں رشوت دے کر ان سے جائز وناجائز کام نکلوائے جاتے ہیں اور پوری مملکت میں ریاست کی اعلیٰ سطح سے لے کر ادنیٰ سطح تک یہ معمول بنا ہوا ہے۔

نفس کا محاسبہ یا خود احتسابی اختیار کرے:

ہر انسان خاص کر کے ذمہ داران کو ہر وقت اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔

من حاسب نفسه فی الدنيا لم يحاسبه الله فی الا خرة[64]

جو شخص دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے گا آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر کسی قسم کا محاسبہ نہیں ہو گا

حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ----[65] اپنے نفس کا قیامت کے دن حساب سے پہلے محاسبہ کرو

عیش پرستی سے اجتناب:

عیش پرستی کی زندگی سے منع کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ کو ارشاد فرمایا:

عن معاذ ابن جبلؓ ان رسول الله ﷺ لما بعث به الی اليمن قال اياک والتنعم فان عباد الله ليسوا بالمتنعين [66]

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جب انہیں رسول اللہ ﷺ نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو ان کو یہ نصیحت کی کہ اپنے آپ کو راحت طلبی اور تن آسانی سے بچانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندگان خاص آرام وآسائش کی زندگی نہیں گذارتے۔

حضرت عمرؓ جب کسی کو حکومتی عہدے پر فائز کرتے تو ان سے عہد لیتے کہ وہ ترکی گھوڑے پر مت سوار ہونا اور میدہ مت کھانا اور باریک کپڑا مت پہننا اور لوگوں کی ضروریات کو سننے کے لئے ہر وقت اپنے دروازے کھلے رکھنا ،ان کو بند مت کرنا، اگر تم نے ان میں سے ایک بات کی بھی خلاف ورزی تو یاد رکھنا اس کا نتیجہ تمھیں بھگتنا ہو گا۔[67]

امن وامان کا قیام:

ذمہ دران کا اہم ترین فریضہ ہے کہ وہ ریاست میں امن وامان قائم کریں لوگوں کی جان مال عزت وآبرو کی حفاظت ان کی اولین ذمہ داری ہے۔

نظم وضبط کا پابند ہو:

اسلام زندگی کو نظم وضبط کے ساتھ گذارنے کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ اور اپنی ذاتی زندگی میں بھی نظم وضبط کا پابند ہو اور اپنی ذمہ داریوں کو ایک ڈسپلن کے تحت ادا کرے۔

بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی کی فکر:

ایک عہدے دار اپنی رعایا کے لئے کفالت کا ذمہ دار ہوتا ہے یعنی عوام کی جو ضروریات ہوتی ہیں مثلا ان کو تعلیم، صحت کی سہولتیں، انصاف، روزگار (جسے روٹی کپڑا مکان بھی کہا جاتا ہے) اور دیگر ضروریات زندگی عوام کو میسر کرنا اس زمرے میں آتا ہے جو کہ حکام اور حکومت کے اعلیٰ منصب داروں کا فرض بنتا ہے۔

اپنے ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو ترجیح دے:

مملکت اسلامیہ میں عمال کا فرض ہے کہ وہ قومی مفادات اور قومی دولت وخزانے کی نگہداشت کریں اور اس سلسلے میں پوری امانت داری سے کام لیں قومی مالیات جو ان کی تحویل میں ہوتی ہیں وہ قومی امانت ہوتی ہیں اور ان میں خورد برد خیانت کے زمرے میں آتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو تم میں سے اگر کوئی شخص ہمارے کسی کام پر عامل بنایا گیا (ذمہ دار) پھر وہ ہم سے سوئی یا اس سے زیادہ مقدار چھپالے وہ خیانت کرنے والا ہے۔

تجاویز وسفارشات:

- نبی ﷺ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کی جائے، نبی ﷺ کی حیات طیبہ سے سیاسی زندگی کے رہنما اصولوں کو سمجھتے ہوئے حکمران و قائدین نفاذ قانون الٰہی کو ممکن بنائیں
- حکمران کو یہ بات ذہن نشیں ہونی چاہیئے کہ اصل اقتدار صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے اور سب عہد دران محض رعیت کی حیثیت رکھتے ہیں

- مملکت کی خوش حالی کے لئے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی ریاست میں قومی قیادت کے اصول وضع کرنے چاہئیں جن کی اشد ضرورت ہے۔
- ریاستی عہدہ داران کے لئے اہل افراد کا تقرر کیا جائے جو قرآن وسنت کے معیار پر پورے اترتے ہوں۔
- لیڈر شپ منظم اور تربیت یافتہ ہونی چاہئیے مزید ان کی سیاسی، اخلاقی تعلیم وتربیت کا بندوبست ہو۔
- جواب دہی اور احتساب کا کڑا نظام ہو۔
- قیادت عوام الناس میں سے منتخب، قیادت غیر موروثی ہو اور میرٹ پر ہو۔
- مثالی قائد اور اس کے اوصاف قرآن وسنت کی روشنی میں تعلیمی اداروں کے نصاب میں بھی شامل کئے جانے چاہئیے تا کہ نسل نو جنہوں نے مستقبل میں ملک کی باگ دوڑ سنبھالنی ہے ان کی تربیت مظبوط بنیادوں پر ہو۔

خلاصہ بحث:

قومی قیادت کو ریاست میں بلند ترین مقام حاصل ہوتا ہے اس پر ریاست وعوام کی خوشحالی کا انحصار ہوتا ہے، اگر یہ قیادت نیک نیت، نیک سیرت، سیاسی امور میں ذہانت، انتظامی امور میں مہارت اور امور خارجہ ودفاع میں قابلیت کی حامل ہو تو ریاست ترقی کی راہ پر گامزن رہتی ہے اور عوام کا میعار زندگی بلند ہوتا ہے۔ اگر اختیارات کا استعمال حدود کے اندر رہتے ہوئے ہو گا تو اس کے درجہ ذیل اثرات آئیں گے عدل کو انصاف کا بول بالا ہو گا، املک وقوم مستحکم ہو گی، عوام کی مالی، اخلاقی، ذہنی ونفسیاتی فلاح ممکن ہو گی معاشرہ پر امن ہو جائے گا، مثالی معاشرے کا قیام، ملکی بقاء اور سلامتی کا خواب شرمندہ تعبیر ہو گا۔

حوالہ جات

[1] یوسف ۱۲:۴۰

Surah AL Yousf,40:12

[2] الاعراف ۷۔۵۴

Surah AL Aarraf ,7:54

[3] آل عمران ،۳،۲۶

Surah AL Imran ,3:26

[4] النسا:۵۸

Surah AL Nisa,4:,58

[5] آل عمران، ۲۶۳

Surah AL Imran ,4:263

[6] الفاطر، ۳۵-۱۳

Surah AL Fatir,35:13

[7] النساء :85

Surah Al Nissa:4:85

[8] النساء۴:۵۹

[9] ابن العربی، احکام القرآن ،ج ۱،ص۴۵۰ ،موسته الرساله،بیروت ،۱۹۸۸ء

Ibnul-Arbi,Ahkmul, Ahkamul Quran ,jild :1,p450 ,(Baruit: Musat.Alrisala,1988)

[10] االحدید ۲۵:۵۷

Sura AL Haddid,25:57

[11] الحج ۳۳:۴

Sura AL.Hajj,33:4

[12] الحج ۳۳:۴۱

Sura AL AlHajj,33:41

[13] النساء، ۴:۵۸

Sura AL Nissa,4:58

[14] یوسف، ۱۲:۵۰

Sura AL Yousf,50:12

[15] سورة الحشر، ۵۹:۷

Sura ALAlhasher,59:7

[16] سورة النساء ، ۴:۸

Sura AL Nissa,4: 8

[17] ندوی، سید سلیمان، خطبات مدراس، اداره مطبوعات طلبه، لاہور، مئی ۱۹۹۵ء، ۹۹-۹۸

Nadwi,Syed,Sulman,Khutbaty Mdras(,Lahore,Adara,Matboat,Talbah,1995)P:98,99

[18] صحیح مسلم، کتاب الامارة ، باب فضیله الامام العادل، ج:۳، ص: ۵۱۶

Sahi Muslim,KitabaAmara,Alimam,bab Fazila Alimam aladal,jild 3,P516

[19] ایضاً

Ibid

[20] المائدہ، ۵:۴۸

Surah AL Maida,5:48

[21] ابن خلدون، مقدمہ ، بحوالہ مسلمانوں کا نظم مملکت، ص: ۱۳۳

IbnyKhaldon,Muqadma,Bhwala Muslmano Ka Nzamy Mamlikat,p:133

[22] کنز الاعمال

Kanz-ul -Ammal,

[23] کتاب السنن، امام ابو داؤد، ۳۷۰، باب فی اتخاذ الوزیر، حدیث:۲۹۳۲، ص: ۱۸۱

Ktabul sunan,Imma,Abu ,Dauad,370,bab Itkhaz alwazir,Hadith,2932,p181

[24] حسن ابراہیم حسن، مسلمانوں کا نظام مملکت، ص: ۱۳۳ ؛ شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، ص: ۹۴

Hassan ,Ibrahim ,Hassan ,Muslmanon Ka Nzamy Mamlikat,P133

Shawali Allah ,HujatulaBaligha,P94

[25] امام ابن تیمیہ ، السیاسۃ الشریعۃ (مترجم) مطبوعہ کراچی، س-ن، ص: ۸۶

Imam Ibny Tamia Alsiasita Alshrya(Tarjuah)Karachi,SN,P,86

[26] البدایہ والنہایہ ،۲۲۸/۳-۲۲۶ ؛ تاریخ الامم و الملوک، ۲۸۹/۲-۲۸۸ ؛ گوہر رحمن ، مولانا ، اسلامی ریاست، ۱۷۷

Albdaya.Walnihaya,3/228,Tarikhul ummam 2/289:Mulana Gohar Rahman,Islami Riasat,P:177

-۱۷۶ ؛ السیرۃ الحلبیہ ، ۲۴۲/۲

Al syrah Ajalilah,2/242

[27] ۱۔ خالد پرویز ، پیغمبر اسلامؐ (مترجم)، حمید اللہ، ڈاکٹر، محمد، بیکن بکس، ۲۰۰۵ء، ۲۲۰-۲۱۴ ؛ اسلامی ریاست (حمید اللہ)، ۱۲-۲۰ ؛ السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، ۱۱۸/۲-۱۱۵

Khalid,perwaz,Pegambery Islamn(Matrajam,D,Hamidulla,Bechon

Books,2005,p220,214,IslamiRiast,12,20)Asera Alnabwiha,(Ibnay Hasham)2/118-115

[28] صدیقی ،یاسین مظہر،عہد نبویﷺکا نظام حکومت ،الفیصل ناشران لاہور،2009،ص194

Sadiqi,Yaseen Mazhar,Ehdy Nabvi(SAW)Ka Nzamy Hkoomt,(Lahore:Al

Faisal,Nashran,2009)P194.

[29] العسقلانی ،ابن حجر،ابوالحسن احمد بن علی فتح الباری شرح صحیح البخاری ،دارالمعرفۃ بیروت،1379ھ،ج1ص203

Al Esqlani,Ibny Hajar,AbualHassan,Ahmadbin , Ali,FthAlbari,Sharah,SahiAlbukhari

(Berut:,1379,H)Jild,1,P:2

گوہر رحمن اسلامی ریاست، ، ۱۷۷ ؛ ایام حبیبؐ، ۴۳۴-۴۳۵ ؛ الجامع الصحیح (البخاری) کتاب الصلاۃ، باب : بنیان المسجد، ۶۲/۲[30] ۴۴۶

Gohar Rehman,Islami Riast,P,177,Ayamy Habib(SAW)p434-435.Aljamyi AlsahiAlbukhari,Kitabullsalat,Bab:Bnia ul Masjid,62/446

[31] ابن سعد محمد بن سعد بن منبع،الطبقات الکبریٰ ،دارالاحیاالتراث العربی ،بیروت ،1986.س ن ،ج1،ص103

.Muhammad Ibn Sa'd, Al-Tabqat al-Kubra (Beirut: Dar Sadr, 1968) vol.1, p. 103

[32] ابن ہشام ،ابو محمد عبدالملک ،السیرۃ النبویہ ،تحقیق مصطفیٰ الشفا ابراہیم الابیاری ،عبدالحفیظ شلبی،داراحیاء التراى العربی 1995ھ،ج2،ص200

Ibn Hisham, Al-Sirat al-Nabawiyyah,Tahqiq Mustfa Alshifa Ibrahim Alibyary,AbdulHafeez Shibly , (Dara Altrasi,AlArbi,1995), vol.2, p. 200.

[33] النسا: ۵۸

AL Nisa:58

[34] احمد بن حنبل ،مسند احمد ۔حدیث معاویہ بن ابی سفیان ،ج4،ص101،رقم الحدیث16975

Ahmad Bin Hambal,Musnad Ahmmad,Hadith ,Mavia Bin Abi Usman ,Vol:4,P101,AlHadith:16975

[35] احمد بن حنبل ،مسند احمد ۔حدیث معاویہ بن ابی سفیان ،ج4،ص101،رقم الحدیث16975

Ahmad Bin Hambal,Musnad Ahmmad,Hadith Mawia Bin Abi sufian,Vol:4.P:101,Hadith/16975

[36] صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب النہی عن طلب المارۃ والحرص علی الامارۃ ، ص: ۱۱۶

Al Jamia SahiMuslim ,KitabulAmmara,P:116

[37] ابو داؤد، ج:۳، کتاب الخراج والامارۃ، باب ماجاء فی طلب الامارۃ ، ص: ۶۶۶

Abu Daood,vol:3.Kitabul Khiraj walimarat,P:666

[38] ابو داؤد، ج:۳، کتاب الخراج والامارۃ، باب ماجاء فی طلب الامارۃ ، ص: ۶۶۶

Ibid

[39] ۲۷۔ ابو داؤد، جلد :۳، کتاب الخراج والامارۃ۔۔،الجامع الصحیح للبخاری ،کتاب الاحکام ،باب ہدایا العمال

Abu Daood,vol:3,Kitabul Ikhraj walimarata......,Aljami Alsahi lilbukhari,Kitabul Ihkam,Bab Hidaya Amal.

[40] احمد بن حنبل ،مسند احمد ،باب حدیث ابی حمید الساعدی،ج5،ص424،رقم الحدیث23649

Ahmad Bin Hambal,Musnad Ahmmad, Bab ,Hadith Abi Hameed Alsaadi,Vol 5,P424,No 23649

[41] مولانا مودودی، اسلامی ریاست ، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۸۳ء، ص: ۴۵۶

Maududi, Syed Abu Al-Ala,Islami Riast(Lahore:Islamic Publication)

[42] صحیح بخاری، کتاب الاحکام، صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب تحریم ہدایا العمال ، ج:۴، ص: ۵۵۵

Al Jamia Al Sahi Al Bukhari ,Kitab ul- Ahkam ,Al jamia Al Sahi Muslim,KitaulImara,Vo 4.P:555.

[43] آل عمران :159

Surah AL Imran ,159

[44] ترمذی ،جامع ترمذی ،ابواب الفتن ،باب متی یکون ظهر الارض خیر امن بطنها ومتی یکون شرا،رقم الحدیث :2266،ص1880

Tirmzi ,Jamia Tirmzi,Hadith No 2266:P1880

[45] الشوری:۳۸

ALSurah ,Shurah:38

[46] صحیح مسلم، کتاب الجہاد، ج:۵، ص:۸

AL jamia Al Sahi Muslim,Kitab ul jihaj ,Vol:5,P:8

[47] صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب من استرعی و عیة قلم ینفح (مترجمه) ص: ۷۶۰

AL jamia Al Sahi Muslim,Kitab ul Ihkam,P:760

[48] صحیح بخاری، ج:۲، ص:۶۴۳، کتاب المغازی، بحواله نقوش رسول نمبر ، ص: ۲۲۹

AL jamia Al Sahi Bukhari,Vol:2,P:643,Kitab ul Magazi,Bhawal Naqosh,P:229

[49] صحیح البخاری،کتاب الاحکام ،باب من استرعیٰرعیة فلم ینصح،حدیث:7631

AL jamia Al Sahi Bukhari,Kitabul Ihkam,Hadith:7631

[50] الاستعیاب فی معرفة الاصحاب ، ج:۳، باب معاذ، ص:۱۴۰۳

Al Istiab Fi Marrifat ul Ishab,Vol:3,P:1403.

[51] لاستعیاب فی معرفة الاصحاب ، ج:۳، باب معاذ، ص:۱۴۰۳

Ibid

[52] النحل: ۹۰

Surah AL Nahal:90

[53] الحجرات:۱۳

Surah AL Hujrat:13

[54] المائده :۱

Surah AL Maida:1

[55] الانفال،۲۷

Surah AL Infal:27

[56] قاضی ابو یوسف، کتاب الخراج، ص: ۱۱۹

Qazi Abu Yousf,Kita ul Khiraj ,P:119

[57] امام ترمذی، جامع ترمذی، ج:۱ ، ابواب الاحکام، حدیث نمبر: ۱۲۳۵

Immam Tirmzi,jamia Tirmzi,Abwabul ihkam ,Hadith No:1235

[58] سورہ بقرہ ۲:۱۴۳

Surah AL Baqrah,2:143

[59] خالد علوی ،ڈاکٹر ،اسلام کا معاشرتی نظام ،لاہور،الفیصل ناشران ،۲۰۰۵۔ص۲۹۱

Khalid Alvi,Dr,Islam Ka Masharti Nzam ,(Lahore :Al Faisal Nashiran ,2005)P,291

[60] ابن ہشام ،السیرۃ النبویہ ،ج ۴،ص۲۵۔

Ibn-e Hisham,Al Seerat-e Nbvia.Vol :4,P:25.

[61] ترمذی ،جامع الترمذی ،ابواب الاحکام عن رسول اللہ ،باب امام رعیۃ رقم الحدیث 1332،ص1785

Tirmzi ,Jamia Tirmzi,Hadith No 2266:P1880

[62] امام ترمذی، جامع ترمذی، ج:۱ ، ابواب الاحکام، حدیث نمبر: ۱۲۳۵

Immam Timzi,jamia Tirmzi,Vol:1,Hadith No:1235

[63] السنن الکبریٰ للبیہقی ،کتاب ادب القاضی ،باب لایقبل منہ ہدیہ ۔ج ۱۰:ص۱۳۸

AL Sunan AL Kubara Lil Bahiqi,Vol:10.P:138

[64] بحوالہ امام اصفۃانی ،ابی القاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب ،معجم مفردات الفاظ القرآن ،کراچی ،میر محمد کتب خانہ ،ص:۵۵۶

Mujam ul Mufridat Lil alfaz -ul -Quran,(Krachi: Meer Muhammad,Kutab Khana)P:556

[65] الترمذی السنن،کتاب صفۃ القیلۃ ،باب حدیث من دان نفسہ

Ibid

[66] رواہ احمد ،بحوالہ مشکوۃ ،باب فضل الفقراء،وما کان من عیش النبی ﷺ

Ibid

[67] رواہ البیہقی فی شعب الایمان ،بحوالہ مشکوۃ المصابیح ،کتاب الامارہ القضاۃ ،باب ما علی الولاۃ من التیسیر